دکان یا کاروبار کے افتتاح میں عالم دین کو دعائے خیر کے لیے بلانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے عموماً رواج ہے کہ جب کوئی نئی دکان کھولتا ہے، تو کسی عالم دین یا امام صاحب کو دکان میں بلوا کر دعائے خیر کروائی جاتی ہے۔ مارکیٹ میں ایک شخص کو اعتراض ہے کہ یوں کسی کو بُلوا کر دعا کروانا بے اصل ہے۔ اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ کیا یہ عمل واقعی خلافِ شرع ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نئی دکان یا کاروبار کے آغاز پر کسی عالمِ دین، امام یا کسی نیک اور صالح شخص کو بُلا کر قرآن خوانی اور دعائے خیر کروانا شرعاً جائز اور مستحسن عمل ہے۔ اسے بے اصل یا خلافِ شرع کہنا درست نہیں۔ درحقیقت کسی نیک شخص کو افتتاحی تقریب میں مدعو کرنے کے پیچھے اُن کی دعاؤں اور موجودگی سے برکت حاصل کرنے کی نیت ہوتی ہے اور یوں کسی دینی معزز شخصیت کو حصولِ برکت کے لیے بلانے کی اصل صحیح حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ مشہور بدری انصاری صحابی حضرت عتبان بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اپنے گھر تشریف لانے کی درخواست کی تاکہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کے گھر میں نماز ادا فرمائیں اور وہ اس جگہ کو اپنی نماز کے لیے مخصوص کرلیں۔ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور اُن کے گھر جاکر نماز ادا فرمائی۔

چنانچہ "صحیح البخاری" میں ہے کہ حضرت عتبان بن مالک نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قد أنكرت بصري، وأنا أصلي لقومي، فإذا كانت الأمطار، سال الوادي الذي بيني وبينهم، لم أستطع أن آتي مسجدهم فأصلي بهم، ووددت يا رسول الله أنك تأتيني فتصلي في بيتي، فأتخذه مصلى، قال: فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: سأفعل إن شاء الله. قال عتبان: فغدا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر حين ارتفع النهار، فاستأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذنت له، فلم يجلس حتى دخل البيت ثم قال:

أين تحب أن أصلي من بيتك؟. قال: فأشرت له إلى ناحية من البيت، فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر، فقمنا فصفنا، فصلى ركعتين ثم سلم۔ ترجمہ: یارسول اللہ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ میری بینائی کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں، لیکن جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے اور ان کے درمیان موجود وادی میں سیلاب آجاتا ہے، جس کی وجہ سے میں مسجد جا کر امامت نہیں کرپاتا۔ **میری دلی خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لاکر کسی جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسی مقام کو اپنی نماز کے لیے مخصوص کرلوں۔** رحمتِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کی درخواست قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ "ان شاء اللہ، میں ایسا ہی کروں گا۔" چنانچہ اگلے روز جب دن بلند ہوا تو نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے ہمراہ تشریف لائے۔ گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی اور اجازت ملنے پر اندر تشریف لاکر بیٹھنے کے بجائے فوراً دریافت فرمایا کہ "تم اپنے گھر کے کس حصے میں پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟" حضرت عتبان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، جہاں نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے صف بنالی اور آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد سلام پھیر دیا۔ (صحیح البخاری، جلد 01، باب المساجد فی البیوت، صفحہ 92، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

اس روایت کے تحت حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ (وِصال: 852ھ/1449ء) لکھتے ہیں کہ یہ حدیث نیک لوگوں اور صالحین کے آثار اور اُن کی موجودگی سے برکت حاصل کرنے کی بہت بڑی دلیل ہے، چنانچہ لکھا: قد تقدم حديث عتبان وسؤاله النبي صلى الله عليه وسلم أن يصلي في بيته ليتخذه مصلى وإجابة النبي صلى الله عليه وسلم إلى ذلك، فهو حجة في التبرك بآثار الصالحين۔ ترجمہ: حضرت عتبان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی حدیث کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، جس میں انہوں نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی درخواست کی تھی تاکہ وہ اُس جگہ کو جائے نماز بنالیں، اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی یہ درخواست قبول فرمائی تھی۔ یہ واقعہ، صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنے کے لیے ایک روشن دلیل اور حجت ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد 01، صفحہ 569، مطبوعۃ مصر)

دوسری جگہ لکھا: وفيه اجتماع أهل المحلة على الامام أو العالم إذا ورد منزل بعضهم ليستفيدوا منه ويتبركوا به۔ ترجمہ: اور اس (حدیث) میں یہ دلیل بھی ہے کہ جب کوئی امام یا عالم (محلے میں) کسی کے گھر تشریف لائیں تو اہل محلہ کا

ان سے استفادہ کرنے اور برکت حاصل کرنے کے لیے جمع ہو جانا ایک درست عمل ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد 01، صفحہ 523، مطبوعۃ مصر)

اِسی بات کو شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1422ھ/2001ء) نے یوں لکھا:

جب کسی محلہ کے کسی گھر میں نیک لوگ آئیں، تو اہلِ محلہ کو اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے تاکہ اُن کے فیوض و برکات سے استفادہ کریں۔ (تفہیم البخاری، جلد 1، صفحہ 769، مطبوعہ تفہیم البخاری پبلی کیشنز)

معلوم ہوا کہ نیک شخص کا وجود باعثِ برکت ہوتا ہے، لہذا اُن کا کسی گھر یا دکان میں آنا اور دعائے خیر کرنا یقیناً باعث خیر و برکت ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9497

تاریخ اجراء: 11 ربیع الاول 1447ھ/05 ستمبر 2025ء